

## 337521-روزے اور نماز کے دوران خوشبودار دھواں اندر کھینچنے کا حکم

### سوال

خوشبودار دھوئی جس طرح روزے کی حالت میں اندر کھینچنا منع ہے تو کیا نماز کی حالت میں کوئی نمازی عمداً اسے اندر لے جائے تو کیا یہ نماز پر بھی اثر انداز ہوگی؟

پسندیدہ جواب

### TableOfContents

- اول: روزے کی حالت میں خوشبودار دھوئی اندر کھینچنا منع ہے۔
- دوم: نماز پڑھنے والا شخص خوشبودار دھواں اور عطر سونگھ سکتا ہے۔

### اول: روزے کی حالت میں خوشبودار دھوئی اندر کھینچنا منع ہے۔

روزے کی حالت میں دھوئی اندر لے جانا منع ہے محض اس کی خوشبو سونگھنا منع نہیں ہے؛ کیونکہ دھوئی میں ذرات پائے جاتے ہیں اور جب یہ پیٹ میں چلے جائیں گے تو ان سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

جیسے کہ "حاشیۃ الدسوقی" (1/525) میں ہے کہ:

"خوشبودار دھوئی کا دھواں، یا بندیا کی بھانپ حلق تک پہنچ جائے تو قہنا واجب ہو جائے گی۔۔۔"

اور اگر یہ چیزیں سانس اندر کھینچنے کی وجہ سے کھانا یا دھوئی بنانے والے کے یا کسی اور کے حلق تک اس کے اختیار کے بغیر پہنچ جائیں تو معتد موقت کے مطابق کسی پر بھی قہنا نہیں ہے نہ بنانے والے پر اور نہ ہی کسی اور پر "اختصار کے ساتھ اقتباس مکمل ہوا

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

"کیا رمضان میں دن کے وقت عود یا اسی جیسی کوئی خوشبو استعمال کی جا سکتی ہے؟"

تو انہوں نے جواب دیا:

"جی ہاں استعمال کی جا سکتی ہے، بشرطیکہ خوشبودار دھوئی کا دھواں اندر نہ لے کر جائے۔" ختم شد

"فتاویٰ ابن باز" (15/267)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے بھی پوچھا گیا:

رمضان میں دن کے وقت عطر وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے؟

تو انہوں نے جواب دیا:

"رمضان میں دن کے وقت انہیں استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، ماہم خوشبودار دھوئیں کو سانس کے ذریعے اندر مت لے کر جائے؛ کیونکہ دھوئیں میں ذرات ہوتے ہیں جو کہ

معدے میں جاتے ہیں۔ "ختم شد

"فتاویٰ رمضان" (ص 499)

## دوم: نماز پڑھنے والا شخص خوشبودار دھواں اور عطر سونگھ سکتا ہے۔

نمازی کے لیے خوشبودار دھواں اور عطر سونگھنے پر کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ مسلمان ہمیشہ سے مسجد میں خوشبودار دھواں کرتے آئے ہیں اور مساجد کو معطر رکھتے ہیں۔

جیسے کہ "کشاف الشاف" (372/2) میں ہے کہ:

"جمعات کے دن مسجد میں جھاڑو لگانا، اور کچر اور غیر نکال کر خوشبو لگانا مستحب ہے، نیز جمعہ اور عید کے دن خوشبودار دھواں کرنا بھی مستحب ہے۔" ختم شد

جبکہ یہ صورت تو تصور میں بھی نہیں آسکتی کہ کوئی نماز کے دوران دھوئی دان ہاتھ میں پکڑ کر اس سے خوشبو سونگھے، کسی فقیہ کے بارے میں ہمیں معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے اس مسئلے پر گفتگو کی ہو، نہ ہی انہوں نے ایسا واقعہ رونما ہونے پر اس کا حکم واضح کیا ہے۔

لیکن اہل علم نے اتنی وضاحت کی ہے کہ اگر سلگتا ہوا انکارا یا دھوئی دان نمازیوں کے آگے رکھ دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، نیز یہ آگ کو قبلہ رخ رکھنے کی کراہت میں بھی شامل نہیں ہوگا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

مسجد میں دھوئی دان کو نمازیوں کے آگے رکھنے کا کیا حکم ہے؟

تو انہوں نے جواب دیا:

"اس میں کوئی حرج نہیں ہے، نیز یہ آگ کو قبلہ رخ رکھنے میں بھی شامل نہیں ہوگا؛ کیونکہ جن اہل علم نے آگ کو قبلہ رخ رکھنے کو مکروہ کہا ہے انہوں نے اس کے مکروہ ہونے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ مجوسی اپنی عبادت کے دوران آگ سامنے رکھتے ہیں، تو مجوسی اس انداز سے آگ اپنے سامنے نہیں رکھتے، اس لیے دھوئی دان نمازیوں کے آگے رکھا جاسکتا ہے، اسی طرح نمازیوں کے آگے بجلی کے بیڑ رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے؛ خصوصاً اس صورت میں تو بالکل بھی نہیں ہے کہ جب بیڑ مقتدیوں کے سامنے ہوں امام کے سامنے نہ ہو۔" ختم شد  
مجموع فتاویٰ ابن عثیمین: (409/12)

اسی طرح شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"نمازیوں کے آگے دھوئی دان رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے چاہے ان میں سلگتے ہوئے کوئلے کیوں نہ ہوں، کیونکہ نمازیوں کے آگے بھڑکتی ہوئی آگ صنفوں کے سامنے رکھنا مکروہ ہے؛ کیونکہ شعلوں والی آگ کی مجوسی عبادت کرتے ہیں، تو ایسی آگ کو نمازی کے سامنے رکھنا مکروہ عمل ہوگا اور یہی ممانعت کا سبب بھی ہے۔

اور یہ بات سب کے لیے واضح ہے کہ شعلوں والا دھوئی دان آگ نہیں کہلاتا، نہ ہی وہ مجوسیوں کی عبادت کے انداز میں رکھا ہوتا ہے۔

نیز دھوئی دان میں خوشبو جلانے سے مسجد میں خوشبو پیدا ہوتی ہے اور یہ ایک اچھی چیز ہے، بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے کہ آپ نے ایک بار غلوق نامی خوشبو منگوائی اور مسجد کو اس کے ذریعے معطر فرمایا، نیز سلف صالحین بھی مسجد کو عطر اور دھوئی کے ذریعے خوشبو لگایا کرتے تھے۔۔۔"

ماخوذ از: شیخ ابن جبرین ویب سائٹ:

<http://cms.ibn-jebreen.com/fatwa/home/view/7158>

واللہ اعلم